



سوال

(38) مسجد عائشہ (تینیم) سے عمرہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران اگر عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو کیا احرام باندھنے کے لئے مسجد عائشہ جانا ہوتا ہے۔ میرے والدین اور ایک چھوٹی ہمشیرہ فوت ہو چکے ہیں۔ والدین نے اپنی زندگی میں حج کیا تھا لیکن چھوٹی ہمشیرہ اس سے محروم رہی۔ آپ سے پوچھنا تھا کہ مرحومین کو ثواب، پہنچانے کے لئے قیام مکہ کے دوران عمرہ کیا جاسکتا ہے یا اس کے مساوی کوئی اور بھی عبادت ہے جیسے ان کے نام لے کر فقط طواف کرنا جس کے ذریعہ سے مرحومین کو عمرہ کے برابر یا اس سے زیادہ ثواب پہنچایا جاسکے؟

(۲) اکثر لوگ سعودی عرب کفن کو آب زم زم سے تر کرنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ کیا ایسا کفن پہننے پر قبر کے عذاب سے نجات مل سکتی ہے؟ کیا اسلام میں آپ زم زم سے کفن کو تر کرنے کی اجازت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(عمرے کے بارے میں) راجح یہی ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کیا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تینیم سے عمرہ کرنا ایک استثنائی صورت ہے جسے عام سمجھ لینا صحیح نہیں ہے۔

سلف صالحین سے مروجہ دور کے عمروں کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جزیرۃ العرب اور حجاز کے مستند علماء کی بھی یہی تحقیق ہے کہ تینیم والے عمروں کا کوئی شرعی ثبوت نہیں ہے جیسا کہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی کتاب "التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرة" ص ۱۸، ۱۹ وغیرہ سے ظاہر ہے۔

تاہم عورت حیض کی وجہ سے طواف قدوم وغیرہ نہ کر سکے تو وہ بعد میں تینیم سے طواف کر سکتی ہے جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہے۔ آپ ان تینیمی عمروں سے بچیں اور کثرت سے طواف کریں۔ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ «الطواف حول البیت مثل الصلوة الا انکم تتکلمون فیہ، فمن تکلم فیہ فلا ینتکلم الا بخیر» (سنن الترمذی کتاب الحج باب ماجاء فی الکلام فی الطواف ج ۳ ص ۱۲۲، تحقیقی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے۔ سوائے اس کے کہ تم اس میں باتیں کرتے ہو۔ پس جو بات کرے تو صرف اچھی بات ہی کرے۔ یہ روایت حسن ہے۔ اسے ابن خزیمہ (۲۲۲/۳ ج ۲۴۳۹) اور ابن حبان (۱۱ الموارد: ۹۹۸) نے صحیح کہا۔



عطاء بن السائب سے اس کے راوی حماد بن سلمہ (الحاکم ۲/۲۶۶) سفیان الثوری (الحاکم ۱/۳۵۹) اور سفیان بن عیینہ وغیرہم ہیں۔

اس روایت کی بہت سی سندیں ہیں۔ امام نسائی نے ایسی روایت صحیح سند کے ساتھ عن رجل ادرك النبي صلى الله عليه وسلم پر موقوفاً روایت کی ہے۔ (۵/۲۲۲ ح ۲۹۲۵، تحقیقی)

اور صحیح سند کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ

”أَقْلُوا الْكَلَامَ فِي الطَّوْفِ وَأَنَا نَتَمُّ فِي الصَّلَاةِ“

طواف میں باتیں کم کرو کیونکہ تم نمازیں ہوتے ہو۔ (سنن النسائی ج ۲۶۶، تحقیقی)

لہذا آپ بکثرت طواف کریں اور والدین وغیرہ کے لئے خوب دعائیں کریں۔

اگر میقات سے باہر نکل کر دوبارہ مکہ آئیں تو والدین اور ہمشیرہ کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہیں۔ حدیث: «فُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَعَمَّتُمْ» پس اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو، اس کی دلیل ہے۔ (دیکھئے سنن ابی داؤد: ۱۸۱۰، الترمذی: ۹۳۰، وقال: ”حسن صحیح“ وابن ماجہ: ۲۹۰۶، والنسائی: ۲۶۲۲، ۲۶۳۸، وابن خزیمہ: ۳۰۲۰، وابن حبان: ۹۶۱، والحاکم ۱/۳۸۱ و صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذہبی، وقواه احمد بن حنبل)

(۲) احرام کو زرم کے پانی سے دھونے کے جواز کا کوئی ثبوت مجھے معلوم نہیں ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ عمل بدعت ہو لہذا اس سے مکمل طور پر بچنا چاہئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 169

محدث فتویٰ